احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 17- اکتوبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 17-اکتوبر 1998ء 25 جمادی الثانی 1419 ہجری-17-اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 231

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوافل فرائض کی کمی پوری کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا

(جامع ترمذی کتاب الصلوۃ باب ان اول مایحاسب بہ العبد)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نوافل متمّم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف پیدا ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے۔ (-)

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرّب اور (صاحب ایمان) بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں' یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے۔ وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔

صادق موت کا بھروسہ نہیں رکھتا اور خدا سے غافل نہیں ہوتا۔ ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلّت ہوتی ہے' وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 437)

تحریک جدید میں شمولیت کی تلقین

○ "پس نوجوانوں اور ان کو جو پہلے دور میں (تحریک جدید میں) حصہ نہیں لے سکے خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر شخص اپنے باپ بیٹے اور بھائی اور دوست کو ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصّہ نہیں لیا۔ وہ اب حصہ لے اور جس نے حصہ لیا تھا وہ زیادہ حصہ لے تا ان کا انجام ان کی ابتدا سے اچھا ہو۔"

(ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود)

(مرسلہ وکیل المال اول)

مکرم ماسٹر نذیر احمد بگھیو کو نواب شاہ میں شہید کر دیا گیا

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ نواب شاہ کے ایک مخلص اور فدائی احمدی مکرم ماسٹر نذیر احمد بگھیو کو ایک نامعلوم شخص نے مورخہ 10- اکتوبر 1998ء کی صبح چھ بجکر بیس منٹ کے قریب پستول کے دو فائر کر کے شہید کر دیا۔ ان کی عمر 67 سال تھی۔ محترم ماسٹر صاحب کا جسد خاکی اسی رات نو بجے احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مکرم بشارت احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نواب شاہ نے پڑھائی قبر تیار ہونے پر مکرم میر نور احمد تالپور صاحب امیر ضلع حیدر آباد نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے جو کراچی کے علاوہ سندھ کے اضلاع حیدر آباد' میرپور خاص' خیرپور' سانگھڑ' نوشہرو فیروز اور ٹھٹھہ وغیرہ سے آئے تھے۔

واقعہ شہادت

مکرم ماسٹر نذیر احمد بگھیو شہید 10- اکتوبر کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد گھر کے اندر ٹہل رہے تھے صبح کے چھ بج کر 20 منٹ کے قریب گھر کے دروازے پر دستک ہوئی تو ماسٹر صاحب موصوف نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ 'فقیر ہے' اسے خیرات دے کر آتا ہوں۔ یہ کہہ کر دس روپے کا نوٹ ہاتھ میں پکڑے گھر کے بڑے دروازے سے باہر نکلے مگر دستک دینے والا گھر کے بغلی دروازے پر تھا چنانچہ ماسٹر صاحب شہید گھر کا چکر لگا کر بغلی دروازے کی طرف آئے اور وہاں موجود شخص کی طرف یہ خیال کر کے یہ فقیر ہے' دس روپے کا نوٹ بڑھایا' مگر اس شخص نے قریب سے ماسٹر صاحب فائر کیا جس سے گولی ان کے پیٹ میں لگی۔ ماسٹر صاحب اسی حالت میں واپس مین روڈ کی طرف آئے وہ شخص پیچھے سے آیا اور ماسٹر صاحب پر دوسرا فائر کیا۔ ماسٹر صاحب گھر کے صدر دروازے کے سامنے گر گئے اور کچھ دیر کے بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

محلّہ کے لوگوں نے گولی چلانے والے کو دیکھ لیا اس پر پتھراؤ کیا۔ جس سے وہ شخص گر گیا اور اس نے جو کپڑا منہ پر لپیٹا ہوا تھا وہ کھل گیا۔ اس شخص نے جو باریش تھا لوگوں کو پستول سے دھمکایا اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اہل محلّہ نے کہا کہ وہ اس شخص کو پہچان سکتے ہیں۔

سندھ کے تمام اضلاع میں احباب جماعت احمدیہ کو اطلاع دے دی گئی۔ کراچی سے ایک وفد جس میں مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب نائب امیر ضلع کراچی' مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب سیکرٹری تعمیرات' مکرم نعیم احمد خان صاحب سیکرٹری وقف جدید' مکرم مبشر احمد ملک صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری سندھ شامل تھے نمائندگی کے لئے نواب شاہ آئے۔

حالات زندگی

مکرم ماسٹر صاحب 1931ء میں پیدا ہوئے۔ وہ کمال ڈیرو ضلع نوشہرو فیروز کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد کا نام مکرم شفیع محمد صاحب تھا۔ ان کے بزرگ اخوند محمد رمضان صاحب آف کمال ڈیرو ضلع نوشہرو فیروز کے ذریعے ماسٹر صاحب کے خاندان میں احمدیت آئی۔ مکرم ماسٹر صاحب شہید 1973ء سے نواب شاہ میں مقیم تھے۔ آپ نے اپنی زندگی بطور استاد گذاری سینکڑوں شاگرد پیدا کئے۔ آپ کی یادگار بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

ماسٹر نذیر احمد صاحب شہید کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ سخت گرمی میں بھی تراویح کی نماز ادا کرنے کے لئے اپنے گھر سے بیت الذکر تک جو کافی فاصلے پر تھی' پیدل جایا کرتے تھے۔ آپ کو خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا پچھلے سال مجلس انصار اللہ نواب شاہ میں ناظم تعلیم رہے۔ لوگ آپ کو عزت سے یاد کرتے تھے۔ اور شہر بھر میں آپ ماسٹر صاحب کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

(ادارہ الفضل مکرم مبشر احمد ملک صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سندھ و بلوچستان کا ممنون ہے کہ انہوں نے جملہ تفاصیل ہمیں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

انسان کا اصل جوڑ خدا کے ساتھ ہے

حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

فرمایا "عورت اور مرد کا جوڑ تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی، ابدی اور لذت مجسم جو جوڑ ہے وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے" اب دیکھیں کیسی عظیم بات ہے جو آپ فرما رہے ہیں اور ایسی بات ہے جو سراسر حقیقت ہے کچھ بھی اس میں مبالغہ نہیں۔ فرماتے ہیں "کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزہ نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے، روپیہ خرچ کرتا، دکھ اٹھاتا ہے کہ وہ مزہ حاصل ہو۔ وہ نامرد جو اپنی بیوی سے لذت حاصل نہیں کر سکتا بعض اوقات گھبرا گھبرا کر خودکشی کے ارادے تک پہنچ جاتا ہے اور اکثر موتیں اس قسم کی ہو جاتی ہیں۔ مگر آہ! وہ مریض دل، وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو نماز میں لذت نہیں آتی؟"

اب مثال دنیا کی دی ہے لیکن اس دنیا کے روحانی پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے اور ایک دنیا کا مضمون کس طرح روحانیت کے مضمون میں تبدیل فرما دیا ہے۔ "آہ وہ مریض دل، وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو نماز میں لذت نہیں آتی۔ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی۔ دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے کیا کچھ کرتا ہے مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے، کیسا ہی محروم ہے۔ عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاش حق میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں" کتنا عظیم الشان اور کتنا حقیقی مضمون ہے۔

فرماتے ہیں جو علاج تلاش کرتا ہے اپنی لذتوں کے کھوئے جانے کو محسوس کرتے ہوئے ان کی تلاش شروع کرتا ہے ان کی کھوج میں مارا مارا پھرتا ہے بسا اوقات وہ اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو طب کا نظام اور دانشوروں کے مشوروں کی کوئی بھی اہمیت باقی نہ رہتی لازماً وہ پاتا ہے۔ یعنی ہر ایک ان میں سے نہیں پاتا مگر بہت ہیں جو پا لیتے ہیں اور اسی وجہ سے دنیا میں بعض علاجوں کی اور بعض معالجین کی شہرت ہوتی ہے۔ کئی دفعہ میں نے ایسے خطوط موصول کئے ہیں۔ آج بھی ایک خط ایک ہندو دوست کا میری نظر سے گزرا جو کینیڈا سے تشریف لائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ بیماری ہے بیگم کو، سب علاج کر کے دیکھے مگر کہیں کوئی فائدہ میسر نہ آیا۔ اب وہاں ایک احمدی دوست نے بتایا ہے کہ اس قسم کی بیماری کا آپ موثر علاج کر چکے ہیں تو میں اپنے خاندان کو کینیڈا سے لے کے آیا ہوں اور آپ کے پاس وقت نہیں تو کوئی شکوہ نہیں مگر اگر وقت دے سکیں تو میں ضرور ممنون احسان ہوں گا۔ کیونکہ اور کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اب دیکھ لیں انسان اپنی حاجت روائی کے لئے کس طرح دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ کسی سے سن لیا، کسی سے یہ بات اس تک پہنچی کہ کوئی کامیاب معالج ہے یہاں تک کہ بعض عطائی معالج بھی اس وجہ سے روزی کما رہے ہیں جو پیسہ کمانے کی خاطر جان کر اپنی مصنوعی شہرت کو ہوا دیتے ہیں اور اندر سے بات کچھ بھی نہیں نکلتی۔ مگر کبھی کسی مریض کو کوئی تکا لگ گیا، کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کے لئے ہر جگہ اتنی شہرت خود پھیلانے کا انتظام کرتے ہیں کہ دور دور سے لوگ ان کے پاس آ کر اپنے پیسے ضائع کرتے ہیں۔ لیکن نماز کی لذت کے لئے کبھی کسی نے ایسے سفر کئے ہیں حالانکہ دنیا کی جستجو کامیاب ہوتی ہے تو یہاں دل میں کامیابی کا یقین کیوں نہیں ہے۔ یہ یقین کا فقدان ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود نے اس عبارت میں توجہ دلائی ہے۔

یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ ابدی لذت کے لئے خدا تعالیٰ نے علاج نہ رکھے ہوں۔ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاش میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں۔ مستقل تو پتہ لگ گیا لوگ عمر بھر ان علاجوں کی تلاش میں وقت لگاتے ہیں کچھ پا بھی جاتے ہیں، کچھ نہیں بھی پاتے اس لئے استقلال تو ضروری ہے۔ پویہ قدم بہت ہی پیارا محاورہ ہے۔ پویہ قدم درکار ہیں، پویہ قدم سے مراد یہ ہے کہ جیسے گھوڑا ایسی چال چلتا ہے جس چال سے وہ تھکن محسوس نہیں کرتا۔ چلنے سے تھکن محسوس کرتا ہے تیز دوڑنے سے تھکن محسوس کرتا ہے لیکن پویہ قدم جب اٹھاتا ہے تو وہ چال ہلکی بھی ہوتی ہے اور سواروں کو اس کا تجربہ ہے اس پویہ چالی پہ پڑ جائے تو وہ سارا دن بھی چلتا رہے اس کو تھکاوٹ نہیں ہوگی اور چال نرم ہوتی ہے۔ تو اس پویہ لفظ میں حضرت مسیح موعود نے بہت سی نصیحتیں ہمارے لئے رکھ دی ہیں۔

(الفضل 21- مارچ 1998ء)

غزل

مصروف ہے سینوں میں اک آذرِ پوشیدہ
کچھ بُت ہیں تراشیدہ کچھ غیر تراشیدہ

اس حسنِ مجسم نے مسحور کیا سب کو
اپنے بھی غلام اس کے بیگانے بھی گرویدہ

اس جانِ تمنّا کو- اس غیرتِ محفل کو
چاہا بھی تو درپردہ- دیکھا بھی تو دُزدیدہ

تعریف سے بالا ہے- توصیف سے مستغنی
ہر باتِ حسیں اس کی- ہر کام پسندیدہ

تھا شور بپا اتنا کُل بزمِ نگاراں میں
جب ذِکر چھِڑا اسکا سب ہو گئے سنجیدہ

ان سرخ ستاروں کو پلکوں میں پرو لیں گے
سجدوں میں سمو لیں گے ہم اے دلِ شوریدہ

ہم پر جو گذرتی ہے معلوم ہے سب اسکو
حالات ہمارے تو اس سے نہیں پوشیدہ

پوچھیں تو دکھا دینا جو داغ ہیں فُرقت کے
یا پڑھ کے سنا دینا مکتوبِ دل و دیدہ

ہم بھی کبھی جائیں گے دربارِ محبّت میں
ترسیدہ و لرزیدہ- غلطیدہ و لغزیدہ

با ایں ہمہ دِلداری- با ایں ہمہ ستّاری
مضطرؔ وہ کہیں تم سے ہو جائیں نہ رنجیدہ

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت مصلح موعود

بدظنی اور جھوٹ کو چھوڑ دو

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1920ء پر 27 دسمبر کو اصلاح نفس کے عنوان سے جو خطاب فرمایا اس کا ایک حصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اصلاح نفس کی اقسام

اصلاح نفس دو قسم کی ہوتی ہے اور (دین) نے دونوں قسم کی اصلاحوں کو ضروری قرار دیا ہے۔ ایک اپنی اصلاح اور دوم دوسروں کی اصلاح' پھر آگے اصلاح کی دو قسمیں ہیں۔

(1) بدی کو دور کرنا۔ اس کو عبادت ترکیہ کہتے ہیں۔

(2) عبادت فعلیہ جس کا اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔

تو دو قسم کے کام انسان کے ذمہ ہیں۔ ایک ایسے جو اختیار کرنے والے ہیں اور دوسرے ایسے جن کا چھوڑنا ضروری ہے۔

بدظنی سے بچو

پہلے ان دوسری قسم کے کاموں میں سے بعض کو لیتا ہوں یعنی پہلے میں ترک شر کو لیتا ہوں۔ اس میں سے پہلی بات بدظنی ہے۔ بدظنی سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے اور اس سے اتنے فساد پیدا ہوتے ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔ مگر اس زمانہ میں بدظنی کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ ہر شخص دل میں خواہ مخواہ ہی خیال کر لیتا ہے کہ یوں ہوگا۔ اخبار میں کوئی خبر پڑھتے ہیں تو خیال کر لیتے ہیں کہ گورنمنٹ کا اس سے یہ مطلب ہوگا یا فلاں شخص کی اس سے یہ غرض ہوگی۔ اگر کسی کا کوئی دوست ہو اور اسے کہے کہ ہمارے گھر چلو تو کہیں گے اس میں اس کا کوئی فائدہ ہوگا۔ اور اگر وہ نہ کہے تو کہیں گے آج کل کون کسی کو پوچھتا ہے؟

غرضیکہ ہر بات میں بدظنی کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی زیادہ چندہ دے تو کہیں گے ریاء کے لئے دیتا ہے اور اگر تھوڑا دے تو کہیں گے بخیل ہے خدا کے لئے دینا جانتا ہی نہیں۔ اگر کوئی نماز پڑھے تو کہیں گے صوفی بنتا ہے اور اگر نہ پڑھے تو کہیں گے کافر ہے۔ اگر کوئی کسی سے ہمدردی کرتا ہے تو کہیں گے اس کی کوئی غرض ہوگی اور اگر نہ کرے تو کہیں گے لوگوں کا خون سفید ہو گیا ہے۔

غرض کہ جو بھی کوئی کام کرے اس کا بد پہلو ہی نکالیں گے اور بدظنی ہی کریں گے۔ حالانکہ یہ بات بہت گندی ہے۔ کیونکہ اگر سب لوگ بدظنی پر اتر آئیں تو نیکی قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور جھوٹ تو لوگ دوسروں سے بولتے ہیں مگر یہ ایسا جھوٹ ہے جو اپنے نفس سے بولتے ہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو اس سے بچتے ہیں۔ پھر افسوس تو یہ ہے کہ ہماری جماعت میں بھی بہت ہیں جو اس سے نہیں بچتے۔ کوئی سیکرٹری پر بدظنی کرتا ہے کہ مال کھا جاتا ہے۔ کوئی پریذیڈنٹ کے متعلق کہتا ہے کہ غبن کرتا ہے میں کہتا ہوں اگر اس طرح بدظنی کی گئی تو کسی کو کیا ضرورت ہوگی کہ کام کرے؟ اس طرح بددل ہو کر وہ کام کرنا چھوڑ دے گا اور اس سے سلسلہ کا کام خراب ہوگا بدظنی کرنے والوں کا کیا جائے گا یہاں بھی ایک شاعر کا مصرعہ مجھے یاد آگیا جو کہتا ہے۔

کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

ایک شخص جو کام کرے اگر اس کے کان میں اس قسم کی آوازیں آتی رہیں کہ بہت کھاتا ہے اس نے مکان بنوا لیا ہے شادی کر لی ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو اگلے سال وہ کیا کام کرے گا؟ پھر جس طرح ایک کے متعلق کہا جائے گا اسی طرح دوسرے کے متعلق بھی کہا جائے گا اور وہ بھی کام کرنا چھوڑ بیٹھے گا۔ اس سے ایک طرف تو بدظنی کرنے والا ہلاک ہوگا دوسری طرف جس کی نسبت بدظنی کی جائے گی وہ کام چھوڑ بیٹھے گا اور اس طرح سلسلہ کا کام خراب ہوگا۔ سوائے عزیزو! اس کو بالکل چھوڑ دو۔ کئی لوگ جو ملنے آتے ہیں ایک دوسرے کے متعلق باتیں سناتے ہیں جن کی بنیاد محض بدظنی پر ہوتی ہے اور جن میں محض قیاس اور خیال سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ظاہرہ باتوں کی طرف تو توجہ نہیں کرتے۔ دیکھتے ہیں فلاں شخص علی الاعلان نمازوں میں نہیں آتا اس کو کچھ نہیں کہتے۔ دیکھتے ہیں فلاں علی الاعلان عورتوں پر ظلم کرتا ہے اس کو نہیں سمجھاتے۔ اور کئی قسم کے عیب ہیں جو لوگ علی الاعلان کرتے ہیں اور ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ مگر بدظنی کرتے ہوئے پوشیدہ سے پوشیدہ عیبوں کو بیان کریں گے۔ یہ ایک سخت کمزوری اور برا فعل ہے۔ اس سے بچنا چاہئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو بہت سے گمان جو دل میں آتے ہیں ان سے بچو اور زیادہ تجسس نہ کیا کرو۔ واقعات کو دیکھا کرو۔ اور بدظنی کو چھوڑ دو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ؟ پس اس سے الگ رہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔ (الحجرات-13)

بدظنی کے خطرناک نتائج

بدظنی ایسی خطرناک چیز ہے کہ جو شخص اس کو اختیار کرتا ہے وہ اسی حد تک نہیں رہتا کہ اپنے بھائی پر بدظنی کر کے ٹھہر جائے بلکہ وہ ترقی کرتے کرتے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ آخر خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی پر بدظنی کرتا ہے اس کا دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ باپ پر بھی بدظنی کرتا ہے۔ اور جو باپ پر کرتا ہے رسول پر کرتا ہے اور جو رسول پر کرتا ہے وہ خدا پر کرتا ہے۔

بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب انہیں کہا جائے کہ اپنے بھائی پر بدظنی نہ کرو تو کہتے ہیں کہ وہ ہمارا پیر ہے؟ مگر یاد رکھو جو بھائی پر بدظنی کرتا ہے جب اس کو اس کی عادت ہو جاتی ہے تو اس کا دل اسی پر تسلی نہیں پاتا بلکہ وہ اور آگے بڑھتا ہے اور ہوتے ہوتے امام وقت یا رسول کو اپنا نشانہ بنا لیتا ہے اور پھر اس پر بھی صبر نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگ مسلمانوں میں موجود تھے جنہوں نے پہلے اپنے بھائیوں پر بدظنی کی اور پھر رسول کریم ﷺ پر کرنے لگ گئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-)

اے رسول! جو مال آتا ہے اس کے متعلق کچھ لوگ بدظنیاں کرتے ہیں کہ اتنا مال جو آتا ہے اس میں سے یہ بھی کچھ لیتا ہی ہے (التوبہ-58) اصل بات یہ ہے کہ بدظنی کرنے والوں کا اپنا نفس چونکہ گندہ ہوتا ہے اس لئے وہ دوسرے کے متعلق بھی خیال کر لیتے ہیں کہ اس کا بھی ایسا ہی ہوگا۔

میری فطرت میں بدظنی کا مادہ ہی نہیں

میں محض خدا تعالیٰ کے فضل کے اظہار کے لئے نہ کسی اور وجہ سے کہتا ہوں کہ میری فطرت میں بدظنی کا مادہ رکھا ہی نہیں گیا اور بچپن سے میری طبیعت ایسی بنائی گئی ہے کہ بعض باتوں کو میں نے خود دیکھا لیکن مجھے بتایا گیا کہ تمہیں غلطی لگی ہے تو میں نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ اور اس وقت تک میں یہی سمجھتا ہوں کہ مجھے دیکھنے میں غلطی لگی ہوگی اور اصل میں وہ بات اس طرح نہ ہوگی اس طریق نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ اور وہ یہ کہ اور لوگوں کے دلوں میں تو قرآن پر اعتراض پیدا ہوتے ہیں مگر مجھے جواب ہی جواب سمجھائے جاتے ہیں

تو فرمایا کہ ایسے لوگ ہیں جو بزرگوں پر بھی بدظنی کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ان کی ذاتی اور نفسانی غرض ہوتی ہے اگر تو ان کو مال میں سے دے دے تو کہتے ہیں بڑا دیانتدار ہے اور اگر نہ دے تو بدظنی کرتے ہیں کہ خود کھا جاتا ہے۔

بدظنی کتنا برا عیب ہے؟

بدظنی' یہ بہت بڑا عیب ہے اور خطرناک عیب ہے اور ایسا خطرناک عیب ہے کہ اس کے مرتکب کا حملہ آخر خدا تعالیٰ تک جا پہنچتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ تم جب اپنے کسی بھائی پر بدظنی کرتے ہو تو خلیفہ جسے خدا کا بنایا ہوا سمجھتے ہو اس پر نہیں کرو گے۔ جب ایک قدم اٹھاتے ہو تو دوسرا قدم اٹھانا تمہارے لئے آسان ہو جاتا ہے اور جب خلیفہ پر بدظنی کرو گے تو اس سے اگلا قدم رسول پر بدظنی کرنا ہوگا اور جب رسول پر کرو گے تو اس سے آگے خدا تعالیٰ تک پہنچو گے۔ (-)

جھوٹ ترک کردو

دوسری بات جو قابل ترک ہے۔ اور اس کی بھی کثرت سے مثالیں ملتی ہیں وہ جھوٹ اور جھوٹی شہادت ہے۔ یہ ایک خطرناک گناہ ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ گناہوں کی کلید ہے رسول کریم ﷺ کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا مجھ میں چار ایسے گناہ ہیں جن کو میں چھوڑ نہیں سکتا ان کے چھوڑنے کا مجھے طریق بتائیے آپؐ نے فرمایا ایک تو چھوڑ دے تین میں چھڑا دوں گا۔ اس نے کہا۔ بہت اچھا۔ آپؐ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دے اس نے کہا اچھا میں جھوٹ چھوڑتا ہوں۔ یہ عہد کر کے وہ چلا گیا۔ جانے کے بعد جب اسے کسی گناہ کے کرنے کا خیال آیا اور وہ یہ سمجھ کر کرنے لگا کہ اس کے چھوڑنے کا تو میں نے وعدہ نہیں کیا تو اسے خیال آیا کہ اگر اس کے متعلق رسول کریم ﷺ نے پوچھا تو سچ کہنا پڑے گا۔ کیونکہ جھوٹ کے چھوڑنے کا وعدہ کر آیا ہوں۔ پھر میں کیا جواب دوں گا؟ اس طرح وہ ایک دن اس کے کرنے سے رک گیا دوسرے دن پھر جب اسے گناہ کرنے کا خیال آیا تو اسی طرح رک گیا۔ اور جوں جوں وہ رکتا جاتا اس کی طبیعت میں مضبوطی آتی جاتی حتیٰ کہ ایک دن وہ رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ ان گناہوں میں سے میں نے کوئی بھی نہیں کیا اور سب مجھ سے چھوٹ گئے ہیں۔

تو جب کوئی شخص جھوٹ چھوڑ دیتا ہے پھر سب گناہ اس سے چھوٹ جاتے ہیں۔

لوگ جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟

سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ جھوٹ بولتے کیوں ہیں؟ جس آدمی کے متعلق معلوم ہو جائے کہ جھوٹ کا عادی ہے وہ خواہ کوئی بات سنائے اس کی بات پر تسلی نہیں ہوتی اور نہ اس کو کوئی فائدہ ہوتا ہے مگر پھر بھی بالعموم لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور ایسی ایسی باتوں میں جھوٹ بولتے ہیں جن میں وہ خود بھی سمجھتے ہیں کہ کوئی نفع نہیں ہوگا۔ مثلاً یونہی ایک شخص کہہ دے گا میں فلاں فلاں جگہ گیا یا فلاں فلاں کام کیا۔ حالانکہ ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو محض عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے اور اس کا چھوڑنا بھی مشکل کام ہے اس لئے اس کو چھوڑنے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے۔

مسلسل صـ4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی جھوٹ نہ بولنے میں ہے

بے شک خالص جھوٹ بہت کم لوگ بولتے ہیں۔ جہاں نقصان کا اندیشہ ہو صرف وہاں ایسا جھوٹ بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم نقصان سے بچ جائیں گے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ کامیابی جھوٹ کے نہ بولنے میں ہی ہوتی ہے۔

حضرت صاحب کا ہی واقعہ ہے۔ آپ نے ایک پیکٹ میں خط ڈال دیا۔ اور اس کا ڈالنا ڈاک خانہ کے قواعد کی رو سے منع تھا مگر آپ کو اس کا علم نہ تھا۔ ڈاک خانہ والوں نے آپ پر نالش کر دی اور اس کی پیروی کے لئے ایک خاص افسر مقرر کیا کہ آپ کو سزا ہو جائے اور اس پر بڑا زور دیا اور کہا کہ ضرور سزا ملنی چاہئے تاکہ دوسرے لوگ ہوشیار رہیں۔ حضرت صاحب کے وکیل نے آپ کو کہا کہ بات بالکل آسان ہے آپ کا پیکٹ گواہوں کے سامنے تو کھولا نہیں گیا۔ آپ کہہ دیں کہ میں نے خط الگ بھیجا تھا شرارت اور دشمنی سے کہا جاتا ہے کہ پیکٹ میں ڈالا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو جھوٹ ہو گا۔ وکیل نے کہا اس کے سوا تو آپ بچ نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا خواہ کچھ ہو میں جھوٹ تو نہیں بول سکتا۔ چنانچہ عدالت میں جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پیکٹ میں خط ڈالا تھا؟ تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے ڈالا تھا مگر مجھے ڈاک خانہ کے اس قاعدہ کا علم نہ تھا۔ اس پر استغاثہ کی طرف سے لمبی چوڑی تقریر کی گئی اور کہا گیا کہ سزا ضرور دینی چاہئے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں تقریر چونکہ انگریزی میں تھی اس لئے میں اور تو کچھ نہ سمجھتا لیکن جب حاکم تقریر کے متعلق NO'NO (نو' نو) کہتا تو اس لفظ کو سمجھتا۔ آخر جب تقریر ختم ہوئی تو حاکم نے کہہ دیا۔ بری اور کہا کہ جب اس نے اس طرح سچ سچ کہہ دیا تو میں بری ہی کرتا ہوں۔

ہنسی میں جھوٹ

پھر لوگ ہنسی مذاق میں جھوٹ بول لیتے ہیں مگر یہ بھی ناجائز ہے اور یہ بھی جھوٹ ہی ہے اس سے بھی بچنا چاہئے۔

جھوٹی گواہی

پھر جھوٹ کی خاص قسم جھوٹی گواہی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہو تو کوئی اس سے بچ سکتا ہے۔ وہ لوگ جو اور باتوں میں جھوٹ نہیں بولتے وہ بھی اس مرحلہ پر آکر رہ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اس لئے جھوٹی گواہی دے دی کہ فلاں بھائی ناراض نہ ہو جائے۔ مگر اس میں بھی خوب مضبوطی کے ساتھ صداقت پر قائم رہنا چاہئے کئی لوگ ہیں جو اس لئے جھوٹی گواہی دیتے ہیں کہ دوسرے کا منہ رکھیں اور اس کو ناراض نہ ہونے دیں۔ مگر اس سے زیادہ نادان اور بے وقوف کون ہو گا جو دوسرے کا منہ رکھنے کے لئے اپنا منہ کالا کر لے لیکن بہت ہیں جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتے۔

تمہیں چاہئے کہ خواہ تمہارے ماں باپ کے خلاف گواہی ہو یا بھائی کے خلاف یا اور کسی عزیز اور رشتہ دار کے خلاف تم کبھی اس کو نہ چھپاؤ اور نہ اس میں جھوٹ ملاؤ بلکہ سچ سچ کہہ دو۔ قرآن کریم میں مومن کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ ماں باپ بہن بھائی جس کے متعلق بھی اسے کوئی گواہی دینی ہو سچی سچی دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو گواہی کو چھپاتا ہے اس کا دل گنہگار ہو جاتا ہے اور جب دل گنہگار ہو گیا تو سب کچھ خراب ہو گیا۔ یہ بھی بہت برا کام ہے اس سے بچنا چاہئے۔ ورنہ اس میں بھی بڑھتے بڑھتے انسان رسول اور خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ جو جھوٹی حدیثیں بنی ہیں وہ ایسے ہی لوگوں نے بنائی ہیں جن کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ اور پھر جھوٹ بولنے والے خدا تعالیٰ کے متعلق بھی جھوٹ سے دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ آتا ہے۔ (-)

کہ یہ جو نذریں نیازیں سانڈوں وغیرہ کی دی جاتی ہیں یہ خدا نے مقرر نہیں کیں۔ یہ ان لوگوں نے جو کافر ہیں آپ مقرر کر لی ہیں اور خدا تعالیٰ پر جھوٹا افتراء باندھ دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے اکثر بے وقوف ہیں۔

(المائدہ 104)

تو ان لوگوں نے آپ نذریں مقرر کر کے کہہ دیا کہ خدا نے مقرر کیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جھوٹ بولنے والے خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنے سے بھی باز نہیں رہتے۔

پس چونکہ یہ ایسی بات ہے کہ اس میں انسان بڑھتے بڑھتے خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے اس لئے اس کو بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ اور یہ ایسے عیوب میں سے ہے کہ اگر انسان اس سے بچ جائے تو اور سینکڑوں عیوب سے بچ سکتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 5 ص 429 تا 436)

اسی دین پر رہوں گا

حضرت خالدؓ بن سعید ایک خواب کی بنا پر اسلام لائے۔ ان کے والد کو معلوم ہوا تو خالد کو پکڑنے کے لئے کئی آدمی بھیجے۔ جب وہ انہیں لے آئے تو والد نے انہیں شدید زدو کوب کیا۔ اور انہیں ایک کوڑے سے مارا یہاں تک کہ ان کے سر پر مارتے مارتے وہ کوڑا ٹوٹ گیا۔

ان کے والد نے سمجھا کہ اب شاید ان کے خیالات بدل گئے ہوں گے اور پوچھا کیا تم اب بھی محمدؐ کی اتباع کرو گے۔

خالد نے جواب دیا خدا کی قسم یہ سچا دین ہے میں اسی پر رہوں گا۔ اس پر والد نے بہت گالیاں دیں۔ اور انہیں قید کر دیا۔ بھوکا اور پیاسا رکھا یہاں تک کہ تین دن اسی حال میں گزر گئے۔ آخر ایک دن موقع پا کر فرار ہو گئے۔ اور حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 95،94 دار بیروت۔ بیروت۔ 1957ء)

اسیرانِ راہ مولیٰ

عیاش بن ابی ربیعہؓ ماں کی طرف سے ابو جہل کے بھائی تھے۔ اسلام لائے۔ اور ہجرت کر کے مدینہ کی نواحی بستی قبا پہنچے تو ابو جہل اور حارث بن ہشام وہاں آگئے اور ان کو بہلا پھسلا کر مکہ لے آئے اور قید کر دیا۔

حضرت سلمہؓ بن ہشامؓ بھی قدیمی مسلمانوں میں سے ہیں آپ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے واپس آئے تو ابو جہل نے انہیں قید کر دیا۔ اور بھوکا اور پیاسا رکھا۔

فرار ہو کر

حضرت ولیدؓ خالد بن ولید کے بھائی تھے۔ وہ اسلام لائے تو انہیں حضرت سلمہؓ اور عیاش بن ابی ربیعہؓ کے ساتھ قید کر دیا گیا۔ حضور ﷺ ان تینوں کی رہائی کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

ولید کسی طرح قید سے چھوٹ کر حضور کے پاس پہنچے تو حضور نے باقی دو ساتھیوں کا حال پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ سخت اذیت اور مصیبت میں ہیں۔ ایک کا پاؤں دوسرے کے پاؤں کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔ حضورؐ کے ارشاد پر حضرت ولیدؓ مکہ گئے اور ایک خفیہ طریق سے ان دونوں کو لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ خالد بن ولید نے پیچھا کیا مگر یہ بچ کر مدینہ پہنچ گئے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 129 تا 133 دار بیروت۔ بیروت۔ 1957ء)

محمود مجیب اصغر

صحابہ کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا آپ بھی بالکل ابتداء میں ایمان لائے اور السابقون الاولون میں شامل ہوئے آپ حضرت عمرؓ کے ہم عمر تھے اسلام قبول کرتے وقت آپ کی عمر 28 سال کی تھی۔

آپ کی والدہ نے اسلام قبول کر لیا لیکن والد اسلام لانے سے محروم رہے جنگ بدر میں دشمنوں کی طرف سے مدمقابل آگئے توحید اور شرک میں فرق کرنے والی اس جنگ (جنگ بدر) میں آپ کے والد آپ کے ہی ہاتھوں قتل ہو گئے۔

مکہ سے آپ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت فرمائی اور مدینہ میں آپ تمام غزوات النبی ﷺ میں شامل ہوئے۔ احد میں آپ نے ہی آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک میں دھنس جانے والی خود کی کڑیاں اپنے دانتوں میں کھینچ کر نکالیں جس سے آپ کے کچھ دانت شہید ہو گئے آنحضرت ﷺ نے آپ کو بعض مہمات کا امیر بھی بنا کر بھجوایا۔ اس قسم کی ایک مہم میں حضورؐ نے آپ کو "امین الامت" کا خطاب دیا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ سب سے بڑے دستے پر امیر مقرر ہوئے۔

آنحضرت ﷺ کی وفات پر آپ نے قیام خلافت کے لئے غیر معمولی کردار ادا کیا۔

حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں آپ شام کے محاذ پر برسرپیکار رہے۔ دمشق کے محاصرے کے دوران حضرت عمرؓ نے آپ کو سپہ سالار اعظم بنا دیا۔

آپ نے حمص کے لوگوں کا جزیہ واپس کر کے تاریخ میں اسلامی عدل و انصاف کا ایک خاص نمونہ پیش کیا ہے جنگ یرموک میں آپ ہی اسلامی افواج کے سپہ سالار اعظم تھے یہ جنگ پہلی صدی میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی سب سے بڑی جنگ تھی اس جنگ میں فتح کے بعد شام کا سارا صوبہ مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔

محرم 18ھ (جنوری 639ء) میں عمواس کے مقام پر طاعون پھوٹ پڑی (عمواس فلسطین کا ایک قصبہ ہے) شام اور فلسطین کے علاقے اس کی زد میں آگئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو مدینہ آنے کی اجازت دے دی لیکن آپ نے اپنے لشکر کے ساتھ ہی رہنا پسند کیا اور حضرت عمرؓ کی اجازت سے ایک کھلی جگہ "جابیہ" لشکر منتقل کر دیا لیکن تقدیر کے نوشتے پورے ہو چکے تھے جس قدر خدمت آپ کے لئے مقدر تھی وہ اللہ تعالیٰ نے لے لی تھی آپ اسی بیماری کی زد میں آکر 58 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔

حضرت معاذ بن جبل نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا "آج ہم میں سے ایک ایسا شخص اٹھ گیا ہے جس سے زیادہ صاف دل، زیادہ بے کینہ، سیر چشم اور خلق خدا کے لئے زیادہ خیر خواہ خدا کی قسم میں نے کسی کو نہیں دیکھا آپ سب اس کے لئے رحم اور مغفرت کی دعا کریں۔"

(اصابہ)

ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عبد الرحمان بن عوف میں حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے آپ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے مندرجہ ذیل صحابہ کو (بطور خاص) جنت کی بشارت دی۔

(1) حضرت ابو بکرؓ (2) حضرت عمرؓ (3) حضرت عثمانؓ (4) حضرت علیؓ (5) حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ (6) حضرت زبیر بن عوامؓ (7) حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ (8) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (9) حضرت سعید بن زیدؓ (10) حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

اس لئے انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے فکر انگیز اقتباسات

ہر طرف الّو

ڈاکٹر احسان الحق صاحب اپنے ایک مختصر مضمون بعنوان سخن ریزیاں میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں بھی اور دنیا میں بھی بالعموم الّو ہی ہر طرف چھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہیں تو یہ الو خالص الو ہیں صاف پہچانے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے الوپنے کو چھپانے کی ضرورت محسوس نہیں کی لیکن اکثر و بیشتر ان الوؤں نے لومڑی کی سی مکاری اور عیاری بھی سیکھ لی ہے اور بلبل کے ماسک پہن کر گلستان کے نگہبان و قدر دان بن کر عوام کو گدھا بنا رہے ہیں۔

اور عوام بے چارے چونکہ سوچنے سمجھنے کے زیادہ عادی نہیں ہوتے بلکہ گانے بجانے اور کھانے ہی کے بکھیڑوں میں مست رہتے ہیں اس لئے بلبلوں کا ماسک پہننے والے لومڑی خصال اور بھیڑیا صفت الو انہیں بڑی آسانی سے گدھا بنا لیتے ہیں۔ گدھا اپنی بے وقوفی کے لئے اور بوجھ ڈھونے کے لئے اور ڈنڈے کھانے کے لئے مشہور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنے پیارے عوام کو گدھا کہا ہے کیونکہ وہ ماشاء اللہ بے وقوف بھی ہیں اور اپنے عیاش حاکموں کا بوجھ بھی خوشی خوشی ڈھوتے ہیں اور ڈنڈے بھی کھاتے ہیں بلکہ ہنس ہنس کر ڈنڈے کھاتے ہیں۔ ہم نے اپنے محبوب عوام کی بے وقوفی کو واضح کرنے کے لئے انہیں الو نہیں کہا۔ اس لئے نہیں کہا کہ الو ہرگز بے وقوف جانور نہیں ہے بلکہ ہم احمقوں اور بے وقوفوں میں وہ بے وقوف مشہور کر دیا گیا ہے حالانکہ وہ بڑا سمجھدار جانور ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ویرانوں میں رہنا پسند کرتا ہے اور ویرانی اسے اچھی لگتی ہے۔ تاہم اگر ہماری بے وقوفی سے اسے آبادیوں میں جگہ مل جائے تو وہ ان آبادیوں کو بربادیوں میں بدل کر اپنے Taste کے مطابق بنا لیتا ہے۔

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 5 تا 11 جولائی 98ء ص 46)

آٹے میں نمک کے برابر

روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 9 جولائی 1998ء کے اداریہ میں لکھتا ہے۔

"حقیقت تو یہ ہے کہ مذہب کے نام پر فرقے بنانے والوں نے اس ملک میں آگ لگانے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کبھی شیعہ، کبھی سنی، کبھی دیوبندی، کبھی وہابی اور کبھی بریلوی لیڈر ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا کر اور گولیاں برسا کر فرقہ واریت کو ہوا دیتے رہتے ہیں لیکن اس ملک کے مسلمان فرقہ واریت کی آگ بجھا دیتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ شاہد ہے کہ یہاں کے مسلمانوں کی اکثریت خود کو صرف مسلمان سمجھتی ہے۔ ان مسلمانوں کو فرقہ وارانہ گروہ بندیوں میں تقسیم کرنے کی بہت کوشش کی گئی لیکن مسلمانوں نے شیعہ، سنی، دیوبندی، وہابی اور بریلوی بننے سے انکار کر دیا۔ اگر اس ملک کے مسلمان فرقوں میں بٹ جاتے تو اب تک یہ ملک راکھ کا ڈھیر بن چکا ہوتا۔

عام مسلمان بھی یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جانے والی آخری کتاب قرآن مجید میں تفرقہ ڈالنے والوں کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے لیکن اس ملک کے جو علماء فرقوں کے نام پر جماعتیں بنائے بیٹھے ہیں کیا ان علماء کے اعمال قرآن کی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہیں؟ یقیناً یہ علماء اپنے گریبان میں جھانکنے کی بجائے الٹا ہم پر کفر کے فتوے لگائیں گے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اس قسم کے فتوؤں کو خاطر میں نہ لایا جائے۔ وہ فرقہ پرست علماء جو بدعنوان سیاستدانوں کا اقبال بننے کی کوششوں میں مصروف ہیں ان کے چہروں سے نقاب اتار پھینکا جائے۔ بدعنوان سیاستدانوں اور فرقہ پرست علماء کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا جائے۔ اگر سیاستدانوں نے قومی خزانہ لوٹا ہے تو فرقہ پرست علماء نے بھی ایران، سعودی عرب، عراق اور لیبیا کے علاوہ بعض مغربی ممالک سے فنڈز لے کر اس ملک میں فرقہ واریت پھیلانے کی مذموم کوشش کی ہے۔ ان علماء کو جاہل مولوی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ہم حقیقی اسلام کے علمبردار حق پرست اور روشن خیال علماء کا بہت احترام کرتے ہیں لیکن ایسے علماء کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اسلام اور پاکستان کو صرف مسلمان علماء کی ضرورت ہے۔ شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی اور بریلوی علماء کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان علماء کا فرقہ اگر ان سے نہیں چھوٹتا تو یہ اپنے فرقے کو اپنے دل و دماغ میں بند کر کے رکھیں۔ وہ جو اپنی شناخت اسلام کی بجائے فرقے سے کراتے ہیں، عالم نہیں بلکہ علم کی چلتی پھرتی توہین ہیں۔ ایسے سراپا جہل، مولویوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر مسلمانوں نے ایسے جاہل مولویوں کے خلاف اعلان جہاد کر دیا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہت خوش ہوں گے۔"

ایک مرکز کی ضرورت

ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک اگست 1994ء ص 43-44 پر قاضی محمد زاہد الحسینی صاف آف اٹک نے بڑی اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"امت کے آخری دور کے لئے وہی نظام حیات کامیاب ہو سکتا ہے جس پر چل کر ضلال مبین میں گھے ہوئے رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ کی امتیازی شان سے سرفراز ہوئے، مگر اس کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہے، جو تقریباً پانچ سو سال سے متعین نہ ہو سکا اور نہ ہی آج ہم کو اس کی فکر ہے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ عیسائیت کا مرکز روما تو دو ہزار سال سے قائم ہے اور آج بھی یورپ دینی طور پر بلکہ سیاسی طور پر بھی عیسائی دنیا پر پورا حکمران ہے۔ ابھی حال میں ایران نے وہ مرکزیت حاصل کر لی ہے کہ اس کے اشارہ پر ساری دنیا کے جعفری حرکت میں آجاتے ہیں۔

قادیانیت کے سربراہ کو ہم نے یہاں سے بعافیت نکال کر آج کی دنیا کے عظیم مرکز میں پہنچا دیا ہے وہ وہاں بیٹھ کر دنیا بھر کے قادیانیوں کو کنٹرول کر رہا ہے۔ مگر ہمارا کیا حال ہے۔ ہم "ختم خیرامہ" کی تلاوت تو کرتے ہیں مگر ہمارا کوئی مرکز نہیں جس کے ساتھ دو آمی ہیں وہ بھی عالمی مرکز کا صدر کہلا رہا ہے کیا یہ صورت حال خطرناک نہیں۔ پہلے وحدت مرکز پیدا کی جائے۔ اس کے بعد انفرادی کاموں کے بجائے ایک عالمی امیر ہو، جس امت کو یہ حکم دیا گیا ہے صرف دو ہوں تب بھی ایک امام اور ایک مقتدی بن جائے، اس ایک ارب افراد کا کوئی امیر نہیں جس کی اشد ضرورت ہے۔"

☆......☆......☆......☆

براعظموں کے فاصلے

صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی ایڈیٹر ماہنامہ تسخیر لاہور لکھتے ہیں۔

قوم رسول ہاشمی ﷺ کے ہاں تو براعظموں کے فاصلے کوئی معنی نہیں رکھتے۔ کجا کہ صوبے سے آگے نظر نہ جا سکے، مدینے کی چند ہزار نفوس اور ساڑھے چار کلومیٹر پر مشتمل ابتدائی ریاست میں اتنی ذہنی بلندی اور روحانی وسعت تھی کہ حجاز، نجد، فارس، روم، بازنطین، حبش کے باشندے اور قریش، بنو ہاشم، اوس، خزرج، بنو تمیم، بنو کلب اور انصار و مہاجرین کے نمائندے مسجد نبوی ﷺ کی کھجور کے تنے اور چھال کی چھت تلے مؤاخات کا روح پرور مظاہرہ کر رہے تھے۔ جب کہ چودہ کروڑ افراد اور تین لاکھ سات ہزار مربع میل پر پھیلے ہوئے پاکستان کا دامن اس قدر سمٹا اور سکڑا ہوا ہے کہ چار صوبے اور چار فقہی مسالک مؤاخات نہ سہی محض برداشت کے جذبے کے تحت ہی ایک ساتھ گزارا نہیں کر پا رہے۔ جس طرح مکان سنگ و خشت کا مجموعہ ہوتا ہے اس کا اصل شرف اس کے مکین سے ہوتا ہے اسی طرح ملک ایک مخصوص حدود اربعہ، رقبے اور طے شدہ سرحد کا نام ہوتا ہے۔ اس کی شناخت، عزت اور بین الاقوامی برادری میں حیثیت اس میں بسنے والی قوم کے ذریعے متعین ہوتی ہے، اگر وہ قوم ایک ہجوم میں بدل کر رہ جائے تو اس ملک کا شکوہ اور دبدبہ مجروح ہو جاتا ہے۔

گزشتہ پچاس سالوں میں ہم نے نئے سے نئے محکمے تصنیف کر ڈالے، بڑے بڑے پلازے کھڑے کر دیئے، طرہ طراز اور گردن فراز لیڈر پیدا کر لئے، ایک سے بڑھ کر خوش فریب نعرے گھڑ لئے، سرزمین وطن کو جنت ارضی بنا دینے کے منشور لکھ لئے، بول چال، بود و باش اور زبان و بیان میں انگریز بننے کے گر سیکھ لئے، اور لوگوں کی سادگی و سادہ لوحی کا استحصال کرنے کے نت نئے ڈھنگ اپنا لئے۔ مگر اس عرصے میں اپنے پیروکاروں کے اندر۔ ملت اور قوم۔ بننے کا جذبہ نہ ابھار سکے۔ آج لنڈی کوتل سے کراچی تک کا سفر کر کے دیکھ لیجئے آپ کو فاٹا کے ملک، یوسف زئی، ترین، عباسی، جاٹ، گجر، کانجو، گردیزی، میرانی، جتوئی، دریشک، مزاری، مینگل، بگٹی، مگسی اور بجرانی تو ملیں گے پاکستانی نایاب نہ سہی کمیاب ضرور ہوں گے۔ یہی حال مذہبی دنیا کا ہے۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست 97ص 609)

دوہرا معیار

روزنامہ خبریں اپنے ادارتی نوٹ مورخہ 22 دسمبر 1997ء میں "شرم ان کو مگر نہیں آتی" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔

سپریم کورٹ کے سابق جج اور لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ ارکان قومی اسمبلی کی اکثریت شراب کی رسیا ہے اور جب بھی قومی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے، اسلام آباد میں شراب کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ روٹری کلب لاہور میں یوم قائد اعظم پر خطاب کرتے ہوئے مصور پاکستان کے فرزند نے مزید کہا کہ ہم دوہرے معیار کا شکار ہیں۔ ایک طرف شراب پیتے ہیں اور دوسری طرف اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ علامہ اقبال اور قائد اعظم نے لادین ریاست کی بجائے اسلامی ریاست کا تصور پیش کیا تھا جس کی بنیاد انسانیت تھی لیکن پاکستان میں اس کے برعکس ہو رہا ہے۔

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے "بعض ارکان" کے شرابی ہونے کے بارے میں تو اخبارات انکشافات کرتے رہے ہیں اور ان کے ہوسٹلوں میں بعض غیر اخلاقی سرگرمیوں کی اطلاعات بھی اکثر منظر عام پر آتی رہتی ہیں لیکن ڈاکٹر جاوید اقبال کا یہ کہنا کہ ارکان قومی اسمبلی کی اکثریت شراب کی رسیا ہے، بلاشبہ ایک انکشاف ہے جس کے بعد وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو اس معاملے کا جائزہ لینا چاہئے۔ اگرچہ بعض لوگ شراب نوشی کو کسی کا ذاتی مسئلہ قرار دے سکتے ہیں لیکن ایک اسلامی ریاست میں قانون ساز ادارے کے ارکان کی اکثریت کا شراب کا رسیا ہونا، ہر اعتبار سے مذموم بلکہ شرمناک ہی قرار دیا جائے گا۔ بھلا شراب کے رسیا ارکان قومی اسمبلی سے مسلمانوں کی زندگی اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے ضروری قانون سازی کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟

ڈاکٹر جاوید اقبال نے بجا طور پر کہا ہے کہ ہم بحیثیت قوم دوہرے معیار کا شکار ہیں۔ ایک طرف ہم شراب ہی کیا، دوسری برائیوں کی بھی مذمت کرتے نہیں تھکتے لیکن دوسری طرف نہ صرف شراب پیتے ہیں بلکہ دوسری اخلاقی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

کسووو کی حالت زار

کسووو میں سربیا کی ظلم و تعدی کی داستان اگرچہ سات ماہ قبل شروع ہو گئی تھی لیکن 2 ماہ سے اس نے اپنی انتہا کو چھو لیا ہے۔ اور سربیا نے اب پولیس کی مدد کے لئے اپنی باقاعدہ فوج کو جھونک دیا ہے۔ ان دو ماہ میں سربیا کی فوج نے ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت البانوی نژاد مسلمان باشندوں کے گاؤں اور گھر لوٹے اور پھر انہیں جلا دیا اور ان کے مالکان کو پہاڑوں اور جنگلوں میں دھکیل دیا جہاں ان کے لئے نہ تو کھانے کو کچھ تھا نہ پینے کو پانی۔ جب لوگ قافلوں کی صورت میں اپنے قصبوں اور گھروں کو چھوڑ کر جا رہے تھے اس وقت بھی ان پر حملے کئے گئے اور بچوں' عورتوں' اور بوڑھوں سمیت ہزاروں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور یہ موت کا کھیل عرصہ دو ماہ سے باقاعدگی کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔

جب سے سربیا کی فوجوں نے کسووو میں تباہی مچانی شروع کی ہے امریکہ' برطانیہ' اور نیٹو کے دیگر ممالک نے کسووو کے مظلومین کے حق میں زبانی جمع خرچ کے انبار لگا دئے ہیں لیکن ان ممالک کے نمائندے شٹل ڈپلومیسی اور متاثرہ علاقوں کے دورے کرنے اور رپورٹیں بھیجنے کے سوا کوئی کام نہیں کر رہے۔ حد یہ ہے کہ اتنی بڑی ٹریجڈی سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اقوام متحدہ نے اپنے انتظام میں نہ کوئی مہاجر کیمپ بنائے ہیں اور نہ ہی پیچھے رہ جانے والے لوگوں کی مزید حفاظت کا کوئی بندوبست کیا ہے۔ اقوام متحدہ کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ ظالم کے خلاف قرارداد مذمت پاس کی جائے اور اس سے درخواست کی جائے کہ اپنے مظالم کو بند کرے۔

امریکی صدر نے کہا کہ کسووو کو مکمل طور پر خود مختاری ملنی چاہئے کیونکہ یہ کسووو کے باشندوں کا بنیادی حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ سربیا کے خلاف فوجی کارروائی کے سلسلے میں مشورے ہو رہے ہیں اور کسووو کو دوسرا بوسنیا نہیں بننے دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے فوجی کارروائی کے امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اگر سربیا اقوام متحدہ کی قراردادوں پر توجہ نہیں دے گا اور کسووو کے باشندوں پر ظلم و تعدی کا بازار اسی طرح گرم رکھے گا تو نیٹو سربیا کے خلاف ملٹری کارروائی کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔

اس کے مقابلے میں روس نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ نیٹو کی طرف سے کسی قسم کی کارروائی کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور کسی قسم کی فوجی کارروائی میں سب سے بڑی رکاوٹ روس کی یہی پالیسی ہے۔

ستمبر کے آخری دنوں سے سربیا نے شہری آبادی کے خلاف ایک اور مہم شروع کر رکھی ہے جس سے مزید پچاس ہزار لوگ پناہ گزینوں کی لسٹ میں شامل ہو گئے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے ہی تقریباً تین لاکھ لوگ اسی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ تر لوگ جنگلوں اور پہاڑوں میں زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔

اس صورت حال کے پیش نظر اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے ایک اور ریزولیوشن 14 ووٹوں کی اکثریت سے پاس کیا۔ حتیٰ کہ روس بھی اس کی تائید کرنے والوں میں شامل تھا۔ اس میں یہ شقیں شامل تھیں' کسووو میں فوری جنگ بندی' سربیا کی فوجوں کا کسووو سے فوری انخلا' سربیا کی حکومت اور کسووو کے نمائندہ کے درمیان مذاکرات' مہاجروں کی اپنے اپنے گھروں میں آبادکاری اور سربیا کی فوج کے ان ممبروں کی گرفتاری جو شہری آبادی پر مظالم میں ملوث تھے۔ لیکن اس قرارداد میں نہ تو فوجی کارروائی کے لئے کچھ کہا گیا تھا اور نہ ہی کوئی وقت مقرر کیا گیا تھا۔ جب تک سربیا اس کے مطابق عمل درآمد کرے گا۔ اور یہی وجہ تھی کہ روس نے بھی اس میں شامل ہونے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ دوسری طرف امریکہ اور نیٹو کے ممالک کا کہنا ہے کہ اسی قرارداد کے ذریعہ ہمیں فوجی کارروائی کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ کیونکہ یہ قرارداد اقوام متحدہ کے اس چارٹر کے تحت پاس کی گئی ہے جس میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کو نافذ کرنے کے لئے فوجی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جلد ہی کونسل کو کسووو کی صورت حال سے آگاہ کریں گے۔ اور سیکورٹی کونسل ایک دفعہ پھر ایک اور قرارداد مذمت پاس کر دے گی اور اگر اس دفعہ سیکورٹی کونسل نے کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کا عندیہ ظاہر کیا تو روس ایسی قرارداد کا گلا شروع ہی میں اپنی ویٹو پاور کے ذریعہ دبا دے گا۔ اور یہ رپورٹوں اور قراردادوں کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا دریں اثنا سربیا کسووو کے البانوی نژاد باشندوں کا نسلی صفایا کرنے میں مشغول رہے گا۔

پچھلے ہفتے سربیا کے صدر سلوبوڈان مائیلوسیوک نے اعلان کیا ہے کہ سربیا کی طرف سے فوجی کارروائی ختم کر دی گئی ہے۔ لیکن جلد ہی رپورٹروں نے یہ اطلاع دی کہ اسی دوران کسووو کے باشندوں اور سربیا کی فوجوں کے درمیان بعض علاقوں میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ اور سرب فوج نسلی صفائی کی مکروہ کارروائی میں پہلے ہی کی طرح مشغول ہے۔ اس بات کی تصدیق امریکہ کی ری پبلکن پارٹی کے نامزد صدر رباب ڈول نے بھی کی ہے جو کہ کسووو میں ہونے والے مظالم اور انسانی حقوق کی پامالی کے سلسلے میں کسووو کا دورہ کر رہے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ اب اس قسم کی فضول کارروائیوں کے ڈالنے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ امریکہ اور یورپی طاقتوں کے لئے اصولی اور انصاف کی بات اب یہی ہے کہ وہ اگر کسووو کی آبادی کو بھی بوسنیا والے انجام تک نہیں پہنچانا چاہتے تو فوراً عملی اقدام اٹھائیں اور جیسے بھی ہو سربیا کے صدر سلوبوڈان مائیلوسیوک کو مجبور کریں کہ وہ فوراً جنگ بندی کو قبول کرتے ہوئے اپنی فوجوں کو واپس بلا لے۔ اور اگر انہوں نے اس معاملے میں کسی قسم کا تساہل کیا تو تین لاکھ سے زائد انسانوں کو دردناک انجام جو کہ بغیر کسی قسم کی لڑائی کے سردی کے ہاتھوں ہونے والا ہے' تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ امریکہ اور نیٹو کے ممالک کی یہ بات اب سیاسی اور اخلاقی ذمہ داری بن چکی ہے کہ وہ اس معاملے کو فوراً حل کریں اور اگر وہ نیک نیتی سے اس پر آمادہ ہوں تو یقیناً وہ اس کے لئے طاقت اور ذرائع رکھتے ہیں۔

محمد ہادی صاحب

پلاسٹک مولڈنگ مشین

پلاسٹک مولڈنگ مشین پلاسٹک کی مصنوعات تیار کرتی ہے یہ آہنی مشین دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک بجلی سے چلنے والی خودکار اور دوسری دستی۔ ایسی مشین کے مختلف سائز ہوتے ہیں۔ نمبر2 سے لے کر نمبر8 تک کی مشین عام طور پر کاریگر آسانی سے چلا سکتا ہے۔ زیادہ بڑی مشین خودکار ہوتی ہے۔

پلاسٹک مولڈنگ مشین کی ساخت یوں ہے کہ اوپر کی طرف پلاسٹک دانہ ڈالنے کے لئے کھلا منہ ہوتا ہے۔ جہاں سے دانہ آہنی سلنڈر میں گرتا ہے۔ اس سلنڈر کے نچلی جانب سوئی گیس کا برنر یا بجلی کا ہیٹر لگا ہوتا ہے۔ جس کی حرارت سے سلنڈر کا نچلا حصہ زیادہ گرم اور اوپر والا حصہ کم گرم رہتا ہے سلنڈر کے اندر دانے کو دبانے کے لئے ایک پسٹن نما راڈ ہوتا ہے جس کو داب کہتے ہیں۔ داب کو اوپر نیچے کرنے کے لئے مشین کے دائیں جانب لمبے ہینڈل لگے ہوتے ہیں۔ جس کو کاریگر گھما کر دانے کو سلنڈر کے اندر داب کے ذریعہ دباتا ہے۔ مشین کے نچلی طرف لگے ہوئے کپ کے باریک سوراخ میں سے پگھلا ہوا دانہ دھار کی شکل میں نکلتا ہے۔ اس دھار کو ڈائی میں یعنی سانچے میں قابو کر لیا جاتا ہے۔ پگھلا ہوا پلاسٹک آدھے منٹ کے اندر سانچے میں جم جاتا ہے۔ سانچہ کھول کر تیار چیز نکال لی جاتی ہے۔ پلاسٹک اشیاء جو داب سے تیار ہوتی ہیں وہ ڈھکن' کنگھی' مختلف ڈبیاں کپ یا بچوں کے کھلونے ہو سکتے ہیں۔

پلاسٹک مولڈنگ مشین کی دوسری قسم ہوائی اشیاء تیار کرتی ہے۔ یعنی ایسی اشیاء جو ہوا کے دباؤ سے پھول کر تیار ہوتی ہیں۔ مثلاً گیند' بوتلیں یا غبارہ نما اشیاء وغیرہ ہوا کی مشین کا اوپر والا حصہ تو داب کی مشین کی مانند ہی ہوتا ہے۔ البتہ نچلے کپ میں ہوا کی ایک باریک نالی ہوتی ہے۔ جہاں سے ہوا گذر کر پلاسٹک کی پگھلی ہوئی بتی کو پھیلا دیتی ہے اور اس طرح سانچے کی مناسبت سے مطلوبہ شے تیار ہو جاتی ہے۔

ہوا جو اس میں گذاری جاتی ہے۔ اس کے لئے کمپریسر یا فٹ پمپ استعمال کیا جاتا ہے۔

پلاسٹک مولڈنگ مشین پر کام کرنے کے لئے معمولی ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاریگر جو ایسی مشینوں پر کام کرتے ہیں۔ روزانہ آٹھ گھنٹے کام کر کے 70-80 روپے کی دہاڑی بنا لیتے ہیں اور مالک تقریباً 1500 روپے ماہوار کا منافع ایک مشین سے کما لیتا ہے۔

پنجاب میں ایسی مشینیں لاہور کی بلال گنج مارکیٹ سے دستیاب ہوتی ہیں یہ مارکیٹ داتا دربار کے پاس ہے۔ یہاں مشینوں کے سپیئر پارٹس بھی ملتے ہیں۔ آج کل نمبر2 مشین کی قیمت 3500 روپے نمبر3۔ مشین کی قیمت 4500 روپے ہے۔ اور نمبر4 مشین 5500 روپے میں ملتی ہے۔ خودکار مشین 20 سے 25 ہزار روپے میں تیار ہو جاتی ہے۔

مصنوعات تیار کرنے کے سانچہ ربوہ' چنیوٹ' سرگودھا' فیصل آباد اور لاہور سے بنتے ہیں چھوٹا سانچہ تقریباً 500 روپے میں بن جاتا ہے۔ جس سے ڈھکن وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ اور بڑا سانچہ اپنی نوعیت کے حساب سے دو یا اڑھائی ہزار روپے میں بنتا ہے۔ سانچے ہمیشہ بہت ماہر خرادیئے سے بنوانے چاہئیں کیونکہ اچھی صنعت کاری کا انحصار اچھے سانچے پر ہوتا ہے۔

ربوہ میں پلاسٹک کی صنعت کاری کا رجحان کافی ہے۔ بے شک ایسی صنعت کاری ملک کی معیشت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

برائیوں میں بھی ملوث ہیں۔ یہ بات بلاشبہ درست ہے کہ قوم کا بالائی طبقہ طرح طرح کی برائیوں کا شکار ہے۔ اس طبقے کے بیشتر ارکان یورپ اور امریکہ کے لوگوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور اسلام و دین کے خلاف باتیں بھی بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی سے کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ قیام پاکستان کے بعد معاشرے کو اسلام کے رنگ میں ڈھالنے کے لئے کوئی شعوری کوشش نہیں کی گئی۔ لیکن یہ بات بے حد شرمناک ہے کہ قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلیوں کے ارکان شراب نوشی جیسے قبیح فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم میاں نواز شریف کو' جن کا خاندان بلاشبہ اسلام پر عمل کرنے میں ممتاز ہے' اس صورتحال کا نوٹس لینا چاہئے۔

(روزنامہ خبریں لاہور 22 دسمبر 97ء)

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 17- اکتوبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کلاس نمبر115
1-15 رات- طبی معاملات- پتہ اور اس کا علاج
1-45 رات- خطبہ جمعہ
2-55 رات- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ 98-10-12
4-35 رات- چلڈرنز کلاس نمبر115
5-05 صبح- لقاء مع العرب
6-10 صبح- خطبہ جمعہ
7-15 صبح- اردو کلاس
8-20 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے
8-55 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ 98-10-12
10-55 صبح- چلڈرنز کلاس نمبر115
11-20 دوپہر- سرائیکی پروگرام حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات 95-9-29
12-30 دوپہر- درس ملفوظات
12-35 دوپہر- طبی معاملات- پتہ اور اس کا علاج
1-10 لقاء مع العرب
2-20 دوپہر- اردو کلاس
3-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر مولانا دوست محمد شاہد صاحب
4-40 سہ پہر- ڈینش زبان سیکھئے
7-05 رات- چلڈرنز کلاس 98-10-17
8-20 رات- لقاء مع العرب
9-20 التفسیر الکبیر پروگرام نمبر14
10-30 اردو کلاس

اتوار 18 اکتوبر 1998ء

12-35 رات- مجلس سوال و جواب خدام کے ساتھ از محمود ہال 98-2-15
2-20 رات- چلڈرنز کلاس 98-10-17
3-25 رات- ڈینش زبان سیکھئے
4-50 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز نمبر26
5-10 صبح- لقاء مع العرب
6-10 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی تقریر امام صاحب یو-کے
6-55 صبح- اردو کلاس
8-00 صبح- ڈینش زبان سیکھئے
8-30 ڈاکومنٹری لجنہ نمائش
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر ورک شاپ نمبر7
11-20 دوپہر- درس القرآن نمبر10- 98-1-11
12-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
1-15 دوپہر- لقاء مع العرب
2-15 دوپہر- اردو کلاس
3-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس از ربوہ
4-40 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے
7-10 رات- ہومیو پیتھی کلاس
8-20 رات- لقاء مع العرب
10-30 رات- اردو کلاس

لطافت جہاں صاحبہ- ربوہ

محترمہ شوکت جہاں صاحبہ سابق صدر لجنہ مورو سندھ

ہماری پیاری آپا جان محترمہ شوکت جہاں صاحبہ سابق صدر لجنہ مورو سندھ 19 مارچ بروز جمعرات صبح چھ بجے اس جہان فانی کو الوداع کہتے ہوئے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں آپ رفیق حضرت مسیح موعود حضرت ڈپٹی محمد فقیر اللہ خانصاحب مرحوم کی بڑی صاحبزادی تھیں اور مکرم ملک ظہور احمد صاحب مرحوم کراچی کی اہلیہ تھیں آپ بہت مخلص فدائی احمدی تھیں سلسلہ سے انتہائی محبت تھی جب تک ان کی صحت ٹھیک رہی مورو سندھ کی لجنہ کی صدر رہیں خطبات سننے کی پابندی کرتی تھیں آپ بہت سی نیک خصلتوں کی مالک تھیں مہمان نواز نہایت ملنسار، غریبوں کی امداد کرنے والی ایک ہاتھ سے مدد کرتیں دوسرے کو پتہ نہ چلتا سب سے بڑھ کر یہ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی تھیں ہر جماعتی کام کو دنیاوی کام پر فوقیت دیتی تھیں۔ ہر وقت ہنستا مسکراتا ہوا چہرہ عزیزوں اور غیر از جماعت سے بڑی خوش اسلوبی سے پیش آتیں تہجد باقاعدگی سے پڑھتیں اور قرآن مجید کی تلاوت روزانہ کا معمول تھا۔ آپ کی خوابیں اکثر سچی ہوتیں تھیں آپ کے بچے زندہ نہیں رہتے تھے آپ نے خواب دیکھی کہ ایک بزرگ نے مجھے چاندی کے تین گلاس دیئے ہیں اور کہا کہ ان کو سنبھال کر رکھنا اوپر تلے تین بیٹے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پروان چڑھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازا آپ جماعت کی ہر تحریک میں سرفہرست رہیں جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں وفات سے دو ماہ قبل میرے نواسے عزیزم صلاح الدین کو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگیں بیٹا نہ جانے کب مجھے بلاوا آجائے اپنی امانت واپس لے لو عزیزہ رخسانہ کو کہنے لگیں بیٹا نہ جانے کب مجھے بلاوا آجائے اپنی امانت واپس لے لو ان کی امانتیں واپس کر دیں چند دنوں بعد ان کو برین ہیمبرج ہو گیا پھر ہوش نہیں آئی۔

آپ وفات کے وقت اپنے بیٹے ملک ظہیر الدین سرسید ٹاؤن کراچی کے پاس مقیم تھیں آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ موصیہ تھیں۔ آپ نے 72 سال عمر پائی آپ کا جنازہ 21 مارچ 1998ء کو صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب نے دعا کروائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

★......★......★......★

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک احمد خالد مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم برادرم مسعود احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ Brisbane آسٹریلیا کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم چوہدری محمد حسین صاب فرید ٹاؤن ساہیوال مورخہ 13- اکتوبر 98ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 14- اکتوبر 98ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے 4 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کھیل کھلاڑی

عبدالحلیم سحر صاحب

صحارا کپ 1998ء

کینیڈا کے خوبصورت شہر ٹورنٹو میں دو روایتی حریفوں کے درمیان صحارا کپ ستمبر 98ء کھیلا گیا۔ شائقین کی بھاری تعداد نے کرکٹ کا خوبصورت کھیل دیکھا۔ گو کہ کامن ویلتھ گیمز بھی جاری تھیں لیکن جو دلچسپی اس ٹورنامنٹ میں تھی اتنا جوش و خروش ان گیمز میں نہ تھا۔ کرکٹ کا کھیل اپنے اندر ایک غیر معمولی کشش رکھتا ہے۔ صحارا کپ پانچ ایک روزہ میچوں پر مشتمل تھا ہر ٹیم کو 50 اوورز کھیلنے ہوتے تھے پاکستان نے بھارت کو 1-4 سے ہرا کر یہ کپ جیت لیا دلچسپ بات یہ ہے کہ پچھلے سال بھارت نے پاکستان کو 1-4 سے ہرایا تھا۔ پاکستان نے یہ کپ دوسری مرتبہ جیتا ہے ان مشکل حالات میں جو کچھ عرصہ قبل پاکستانی کرکٹ پر گزرے ہیں اور گزر رہے ہیں کے باوجود پاکستان کے کھلاڑیوں نے بہترین کھیل پیش کیا۔ ٹیم میں جذبہ تھا سپرٹ تھی۔ کچھ دن پہلے جب عامر سہیل کپتان بنائے گئے تو تبصرہ کیا گیا تھا کہ اگر عامر سہیل نے ڈسپلن کے ساتھ تمام کھلاڑیوں کو ساتھ لیا۔ اور خود بھی تحمل کا مظاہرہ کیا تو یہ ٹیم انہیں بہت کچھ دے سکتی ہے۔ سو وہ تمام باتیں مد نظر رہیں اور کپ بڑے اعتماد کے ساتھ حاصل کر لیا۔ اس میں جاوید میاں داد کی راہنمائی اور کوچنگ کا بھی بڑا دخل ہے۔

اس کپ میں پاکستان کے بیٹسمینوں، باؤلروں اور فیلڈروں نے ہر میدان میں بہترین کھیل پیش کیا۔ اس بارہ میں بھارت کے سابق کپتان اور کرکٹر سنیل گواسکر نے تبصرہ کرتے ہوئے بار بار دھرایا کہ پاکستان نے بھارت کی ٹیم کو ہر شعبے میں آؤٹ کلاس کیا ہے۔

اب ہم پانچوں میچوں کا جائزہ لیتے ہیں کتنا سکور کتنے اوورز میں بنا کس کھلاڑی نے زیادہ سکور کیا وکٹوں کی کیا صورت حال رہی۔

پہلا میچ اس میں پاکستان نے ٹاس ہارا اور محمد اظہر الدین نے پاکستان کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی پاکستان نے 9 وکٹوں کے نقصان پر 50 اوورز میں کل 189 سکور کیا جو بہت تھوڑا تھا۔ مقابل پر بھارت نے یہ مطلوبہ ٹارگٹ آسانی سے 43.4 اوورز میں 4 وکٹوں کے نقصان پر کر لیا۔ اس میچ میں سورا و گنگولی نے نمایاں کردار ادا کیا۔

دوسرا میچ اس میں پاکستان پھر ٹاس ہار گیا اور پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 9 وکٹوں کے نقصان پر 50 اوورز میں 246 رنز بنا ڈالے جو ایک مشکل ٹارگٹ تھا۔ بھارت 46.3 اوورز میں 195 رنز پر آؤٹ ہو گیا۔

تیسرا میچ اس میں پاکستان نے 50 اوورز میں پانچ وکٹوں کے نقصان پر 257 سکور کیا جبکہ بھارتی ٹیم 46.2 اوورز میں 180 پر آؤٹ ہو گئی۔

چوتھا میچ اس میں پاکستان نے پھر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 50 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 316 رنز بنائے۔ بھارت 46.3 اوورز میں 182 پر آؤٹ ہو گیا۔

پانچویں اور آخری میچ میں بھارت نے پہلی دفعہ خود پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ اور 9 وکٹوں کے نقصان پر 256 سکور کیا جو کہ بہت اچھا سکور تھا لیکن پاکستان نے 48.2 اوورز میں 5 وکٹوں پر یہ سکور پورا کر لیا۔ اس طرح پاکستان نے صحارا کپ 1998ء 1-4 سے جیت لیا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ پانچوں دفعہ بھارتی کپتان محمد اظہر الدین نے ٹاس جیتا آخری میچ میں بھارت کے اوپننگ کھلاڑی ٹنڈولکر نے اپنی بیٹنگ کے جوہر دکھاتے ہوئے 77 رنز بنائے یہ ان کا پہلا میچ تھا لیکن اس کے باوجود انڈیا یہ میچ ہار گیا۔

پاکستان نے صحارا کپ تو جیت لیا ہے لیکن ابھی کئی ایک شعبوں میں سخت محنت اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے مثلاً فیلڈنگ کے شعبہ میں خاص توجہ کرنی ہوگی اس کے ساتھ ساتھ وکٹ کیپنگ میں بھی زیادہ مہارت درکار ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 16- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
17- اکتوبر- غروب آفتاب 5-36
18- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-12

عالمی خبریں

فلسطینی ریاست کا مطالبہ

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ اسرائیل کو اپنے فائدے کے لئے فلسطینی ریاست کا مطالبہ تسلیم کر لینا چاہئے۔ اسرائیل کی رضامندی کے بعد فلسطینی ریاست کے اختیارات اور سرحدوں کے معاملے پر مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا یاسر عرفات آزاد ریاست کے قیام کا اعلان نہیں کر سکیں گے۔ امریکہ کے صدر نے یاسر عرفات سے اپیل کی کہ وہ آزاد فلسطین کا اعلان نہ کریں۔

اسرائیل امریکہ فلسطین مذاکرات

واشنگٹن میں اسرائیل امریکہ اور فلسطین کے مابین سہ فریقی مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ ان مذاکرات سے بڑی توقعات وابستہ کی جارہی ہیں۔ صدر کلنٹن نے برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور اردن کے شاہ حسین سے فون پر بات کی۔ اقوام متحدہ میں اسرائیلی سفیر نے اشارہ دیا ہے کہ سیکیورٹی کے متعلق خدشات دور نہ ہوئے تو امن معاہدہ پر دستخط نہیں کریں گے۔

بنگلہ دیش میں امریکی بندرگاہ

بنگلہ دیش کی اپوزیشن نے ملک میں امریکی بندرگاہ کی تعمیر کے خلاف زبردست احتجاج کیا ہے۔ امریکی اور بنگلہ دیشی کمپنیاں یہ منصوبہ مشترکہ طور پر مکمل کریں گی۔ اپوزیشن نے الزام لگایا ہے کہ امریکی کمپنی کو مطلوبہ جگہ لیز پر دے کر ملکی مفادات کا سودا کر دیا گیا ہے۔

بھارتی فوج کو اجازت

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیاں بڑھنے پر بھارتی حکام نے بھارتی فوج کو اجازت دی ہے کہ وہ کسی بھی نوجوان کو گولی مار سکے گی۔ فوج کو حریت پسندوں کی شناخت کے بارے میں کوئی مدد نہیں مل رہی۔ مجاہدین کی سرگرمیوں سے ان کے گھر والے بھی آگاہ نہیں۔ سراغرساں مشکل میں پھنس گئے ہیں۔

چین سے آسٹریلوی سفیر واپس

آسٹریلیا کی حکومت نے چین میں تعینات اپنے سفیر کو فوری طور پر واپس بلا لیا ہے۔ آسٹریلیا کی وزارت خارجہ نے بتایا ہے کہ سفیر گمیل ہارٹ پر سمگلنگ میں ملوث ہونے، چینی حکام کو ناراض کرنے، رشوت لینے اور عملے سے بے رخی سے پیش آنے کے الزامات ہیں۔

کیوبا کے حق میں قرارداد

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کئی سال کے دستور کی طرح اس سال بھی کیوبا سے 40 سالہ پرانی امریکی پابندیاں ہٹانے کی قرارداد منظور کر لی۔ صرف امریکہ اور اسرائیل نے مخالفت میں ووٹ دیا۔

بھارت کو چین کا انتباہ

چین نے بھارت کو انتباہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کی سرحدوں پر فوجی مشقیں کر کے کشیدگی بڑھانے سے باز رہے۔ بھارت کے مشقوں کے اچانک اعلان سے کئی خدشات پیدا ہو سکتے ہیں۔

پاکستان پر الزام

تہران ریڈیو نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی فوجی افغانستان میں داخل ہوئے ہیں۔ طالبان کی مدد کی جارہی ہے اور انہیں مسلح کیا جارہا ہے۔

ملکی خبریں

مسلم لیگ کی فتح

فائرنگ ہنگاموں، مارکٹائی، اور تصادم کے جلو میں مسلم لیگ نے پنجاب کے 261 بلدیاتی اداروں میں مخصوص نشستوں کے انتخابات جیت لئے۔ یہ انتخابات عورتوں، مزدوروں اور کسانوں کے لئے مخصوص نشستوں پر ہوتے ہیں۔ ضلع کونسل میں راولپنڈی، سرگودھا، نارووال، بلدیہ ساہیوال، نوشہرہ ورکاں، جتوئی، گوگیرہ میں ہنگاموں کی وجہ سے الیکشن ملتوی کر دیا گیا۔ تاہم سیالکوٹ، گوجرانوالہ، فیصل آباد، قصور، شیخوپورہ، اوکاڑہ، ملتان، ڈی جی خان، بہاولپور، مظفر گڑھ، گجرات، چکوال، خوشاب میں الیکشن خوش اسلوبی سے مکمل ہو گیا۔ جھنگ میں سپاہ صحابہ کامیاب ہوئی۔ تاندلیانوالہ، کوٹ ادو، کھاریاں اور خانقاہ ڈوگراں میں پیپلز پارٹی جیت گئی۔

عالمی بنک آئی ایم ایف ناراض

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے بتایا ہے کہ "حب کو" کے خلاف کارروائی پر عالمی بنک ہم سے روٹھ گیا ہے اور آئی ایم ایف سیدھے منہ بات نہیں کرتا۔ حب کو کے خلاف ثبوت پر ایکشن لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی اقتصادی صورت حال کی خرابی کی وجہ یہ ہے کہ آئی ایم ایف اور عالمی بنک وعدوں سے مکر گئے ہیں۔

آبزرور کی تردید

لندن کے اخبار آبزرور نے پاکستانی خبر رساں ایجنسی کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ آبزرور نے نواز شریف کے خلاف شائع ہونے والی خبر کی تردید کر دی ہے۔ آبزرور نے کہا ہے کہ یہ خبر من گھڑت ہے۔ آبزرور نے صرف ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جبکہ آبزرور اپنے موقف پر قائم ہے۔ نواز شریف فیملی عدالت میں جائے مقابلہ کریں گے۔

توہین عدالت کیس

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ میں فاضل جج صاحبان سے بدکلامی کرنے کے الزام میں توہین عدالت کے کیس کی سماعت شروع ہو گئی۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے پہلا بنچ توڑ کر نیا بنچ بنا دیا ہے جس میں ان کے ساتھ چار دیگر جج صاحبان شامل ہیں۔ دو وکلاء حاجی دلدار احمد ایڈووکیٹ اور حنیف طاہر ایڈووکیٹ نے بینظیر بھٹو کے خلاف فرد جرم عائد ہونے کے موقع پر بدزبانی کی تھی۔

کراچی کے لئے 24-ارب

وزیر اعظم نواز شریف نے کراچی کے لئے 24 ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ جس میں کارکنوں کے لئے 400 بستروں کا ہسپتال، سرکلر ریلوے اور ٹرانسپورٹ کے مسائل حل کرنے کے منصوبے شامل ہیں۔

تحریک جعفریہ کے کاظم حسین قتل

تحریک جعفریہ گوجرانوالہ ڈویژن کے صدر کاظم حسین شاہ گن مین سمیت قتل ہو گئے۔ مقتول حالیہ انتخاب میں مسلم لیگ شجاعت گروپ کے کونسلر منتخب ہوئے تھے۔ گجرات میں کچہری سے فارغ ہو کر موٹر سائیکل پر گھر جارہے تھے کہ گھات لگائے نامعلوم افراد نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ قتل ذاتی دشمنی کی بناء پر ہوا۔

انٹرمیڈیٹ کے نتائج

پنجاب کے مختلف تعلیمی بورڈوں نے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ نتائج کی شرح فیصد یوں رہی۔ گوجرانوالہ 37 فیصد، ملتان 38 فیصد، لاہور 45 فیصد، بہاولپور 27 فیصد، ڈیرہ غازی خان 32ء7 فیصد۔

دوبارہ استعفیٰ

چکوال سے پنجاب اسمبلی کے مسلم لیگی رکن، ایاز امیر نے جو پیشے کے اعتبار سے صحافی ہیں، اپنی سیٹ سے دوسری بار استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں موجودہ سیاسی صورت حال میں ان فٹ ہوں۔

ایم کیو ایم کی ذمہ داریاں

وزیر اعظم نواز شریف نے اپنے کراچی کے دورے کے دوران کہا کہا ایم کیو ایم کراچی میں امن و امان کے بارے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

دورہ امریکہ کی توقع

وزیر اعظم نواز شریف کا امریکہ کا دورہ دسمبر میں متوقع ہے۔

اسلام کے نام پر آمریت

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پندرھویں ترمیم اسلام کے نام پر آمریت قائم کرنے کی بھونڈی کوشش ہے۔

نیا فون نمبر

○ ربوہ ریلوے سٹیشن کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے نیا فون نمبر 213180 ہے۔

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعائت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
آفس: 212764
گھر: 211379
ربوہ